بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منبر التوحید والجہاد

کفار کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنے اور نرمی سے بات چیت کا کیا حکم ہے؟

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

سوال نمبر: 4747

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہمارے معزز شیخ: ہمیں یہ مجبوری آن پڑی کہ ہماری والدہ مریضہ تھیں، انہیں علاج کی غرض سے ملک سے باہر امریکہ لے جانا پڑا۔ اگرچہ ہمیں یہ لے جانا گوارہ نہ تھا، لیکن کافی سوچ بچار اور استخارہ کرنے کے بعد ہم نے یہ قدم اٹھایا۔ الغرض جب ہم وہاں تھے تو ان لوگوں کا برتاؤ ہمارے ساتھ بہتر تھا چاہے وہ طبی عملہ کا ہو یا عام سڑک پر چلنے والے لوگوں کا۔ سب خندہ پیشانی سے ملتے، خوش آمدید کہتے اور ہماری مدد کرتے۔ جواباً مجھے بھی ان سے شدید دلی نفرت رکھنے کے باوجود ان کو خوش آمدید کہنا پڑتا اور انکی عورتوں سے مسکرا کر ملتی صرف اس نیت سے کہ یہ اسلام کی طرف راغب ہو جائیں۔ یاد رہے کہ میں نے الحمدللہ! وہاں مکمل شرعی پردہ اختیار کئے رکھا۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ میرے اس طرح سے کرنے اور اپنے دل میں ان کی کوئی محبت محسوس کئے بغیر ان کے ساتھ انہی کی طرح کا معاملہ وبرتاؤ کرنا

عقیدہ الولاء والبراء (اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی کرنے) کے منافی تو نہیں ہے؟ آپ سے فائدہ حاصل کرنے کی متمنّی ہوں۔ اللہ آپ کو بہترین جزاء خیر عطا فرمائے۔

سوال کنندہ: موحدہ خاتون

جواب: شرعی کمیٹی برائے منبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على نبيه الكريم وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد:

سیدنا ابوذرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ: الْحُبُّ فِي اللَّهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ

”تمام اعمال میں افضل عمل: اللہ کے لئے محبت کرنا ہے، اور اللہ ہی کے لئے بغض رکھنا ہے۔“ (ابوداؤد)

بخاری اور مسلم میں سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

”(قیامت کے دن) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا تھا۔“

سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا حُشِرَ مَعَهُمْ

"جو شخص جس قوم سے محبت رکھے گا اس کا حشر ان ہی کے ساتھ ہوگا۔" (طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا)

اس حدیث میں موجود لفظ "رَجُلٌ" کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ یہ معاملہ صرف مرد کے لئے خاص ہے بلکہ عورت بھی اس میں شامل ہے۔

مذکورہ بالا حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے نفرت رکھنا اور ان سے محبت نہ کرنا واجب ہے۔ اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے:

{لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة : 22]

"جو لوگ کامل ایمان رکھتے ہیں آپ ﷺ انہیں نہیں دیکھیں گے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں چاہے وہ مخالفت کرنے والے ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے ہوں یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے کنبے والے ہوں

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے کی محبت اور ایمان دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے ہیں۔

البتہ کافر کے ساتھ محض عام معاملہ کرنا، خواہ وہ محارب ہی کیوں نہ ہو تو یہ صرف ضرورت پڑنے کی مخصوص حالت میں جائز ہے۔

کافروں کے ساتھ نرمی سے بات کرنا اور ان کے سامنے مسکرانا صرف دو صورتوں میں جائز ہے:

پہلی حالت: جب ان کی دلجوئی اور دینِ اسلام کی طرف مائل کرنا مقصود ہو تاکہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔

دوسری حالت: جب اپنی کسی ضرورت کے لیے ان کی خاطر و مدارت کرنے پر مجبور ہو جیسا کہ ابو درداءؓ نے فرمایا:

إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ ، وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ

"کچھ لوگوں کے سامنے ہم دانت نکال کر اس حال میں ہنستے تھے کہ ہمارے دل ان پر لعنت کر رہے ہوتے تھے۔" صحیح بخاری۔

واللہ اعلم
(اللہ تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں)۔

والحمدللہ رب العالمین
(اور تمام تعریف دوجہاں کے رب کے لئے ہے)۔

جواب منجانب: شیخ ابوالمنذر شنقیطی
ممبر شرعی کمیٹی
منبر التوحید والجہاد

اخوانکم فی الاسلام

https://bab-ul-islam.net/forumdisplay.php?f=101

انصار اللہ اردو

باب الاسلام فورم کے روابط

http://bab-ul-islam.net

https://bab-ul-islam.net

http://203.211.136.84/~babislam

اہم نوٹ:

باب الاسلام فورم کو https:// کے ساتھ استعمال کریں